ماں کی دعا کا اثر

01-December-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

---

1 ... فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

پیارے اسلامی بھائیو! "ماں" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **ماں** کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، **ماں** کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، **ماں** اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، **ماں** کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے، **ماں** کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے، **ماں** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے چکر لگانا گوارا کر لیتی ہے، **ماں** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتی ہے، **ماں** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، **ماں** خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، **ماں** اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، **ماں** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، **ماں** قَرض لے کر

---

[1] ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

www.dawateislami.net

بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، **ماں** اپنے شوہر کی وَفات (Death) کے بعد اَولاد کو دَرْبَدَر بھٹکنے نہیں دیتی، **ماں** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، **ماں** اَولاد کو اچّھا انسان بناتی ہے، **ماں** اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، **ماں** اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، **ماں** اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، **ماں** اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، **ماں** اولاد کو دُکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتی ہے، **ماں** مشکلات میں اَولاد کی ڈھارس بندھاتی ہے، **ماں** معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، **ماں** نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، **ماں** نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، **ماں** کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، **ماں** کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، **ماں** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **ماں** کے حُقُوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے جیسا کہ

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ نَبَوِی میں عَرْض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث: ۲۵۷)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اگر کوئی گرم فرش پر اپنی ماں کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر 6 میل کا سفر طے کرے تب بھی اس نے اپنی ماں کا حق تو دور کی بات بچے کی ولادت کے وقت ماں جو تکلیف برداشت کرتی ہے اس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ **ماں** ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو

کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں کی دُعا** ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں کی دُعا** بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچادیتی ہے، **ماں کی دُعا** اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں کی دُعا** نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، **ماں کی دُعا** گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم **ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں** پر مُشْتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سُنْنے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ عبدُالرَّحْمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عَرض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قَید کرلیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیْثِیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فِدْیَہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرالے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحْتَرَمہ! آپ جایئے! میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کوشِش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ سَر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ کے مبارَک ہونٹ جُنْبِش کررہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔ کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) میرا بیٹا سلامَتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفرنامہ بھی بیان کرے گا، چنانچہ

بیٹا (آیا اور) بولا: میں قَیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قَید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپس قَید خانے میں ڈالوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرب کے بعد (باغات میں) کام کر کے واپس قَید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گِر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نَوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گِر پڑی ہیں۔ نوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے جا کر اپنے اَفسر کو بتا دیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنا دیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہِبوں (مذہبی پیشواؤں) کو بُلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہِبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی ماں کی دُعا قبول فرمالی ہے۔ سِپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرما دیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کر دیا اور مجھے مسلمانوں سے ملا دیا۔ (تو یُوں ماں کی دُعا اور اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا۔) (عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المائۃ: دعوۃ بقی بن مخلد، ص ۱۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ ! آپ نے سُنا کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے، حتّٰی کہ ماں کے دِل سے نِکلی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے اللہ پاک اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو دُور فرمادیتا ہے۔ تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین زِندہ اور اُن سے راضِی ہیں اور کس قَدر سَعادت مَنْد ہے وہ اَولاد جو اپنے ماں باپ کا سَہارا بنتی، اُن کی خدمت کرکے اُن کی دُعائیں لیتی اور رِضائے الٰہی کی حق دار قَرار پاتی ہے، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ربّ کریم ہم سے راضِی رہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے خوش ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے لئے بھی دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قَدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مِزاج باتوں سے دَرْگُزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کی جائز ضَرورِیّات پُوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخُصوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قَدم رَکھ چُکے ہوں کیونکہ ایسے وَقْت میں اُنہیں اَولاد کی ہَمدَرْدِی کی بہت زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اَوقات والدین بُڑھاپے میں پیشاب و پاخانے کے مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندَگی برداشت کرتی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑ چِڑا پن آجائے، بِلاوَجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ جی ہاں! یِہی مقامِ اِمتحان ہے، ماں باپ سے بدتمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا

چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہان کی تباہی مُقَدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حق دار ہوتا ہے۔

والِدَین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

حضرت اِمام اَحمد بن حَجَر مَکّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: نَبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر، ۱۳۹/۲)

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَسْت ہو جاتی ہیں۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲۶۵/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ اللہ کریم نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بَھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ

ترجمۂ کنزُ العرفان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں سے کوئی ایک یا

وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ؕ

(پ ۱۵، اسراء: ۲۳۔۲۴)

دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے اُف تک نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور اُن کے لئے نرم دلی سے عاجِزی کا بازُو جھکا کر رکھ اور دُعا کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رَحم فرما جیسا اُن دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

بَیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبَّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَرِیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ بَقَرَہ کی آیت نمبر 83 کے تحت فرماتے ہیں: والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَروِی ہیں وہ یہ ہیں کہ (1) تہِ دل (یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحبَّت رکھے (2) رَفتار و گُفتار میں

نِشَسْت و بَرخَاسْت (اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے (3) اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، (4) اُن کو راضی کرنے کی سَعی (کوشِش) کرتا رہے، (5) اپنے نَفیس (عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے، (6) اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وَصِیَّتیں جاری کرے (یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے)، (7) اُن کے لئے فاتحہ، صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثَواب کرے، (8) اللہ کریم سے اُن کی مَغفِرَت کی دُعا کرے، (9) ہفتہ وار اُن کی قَبْر کی زِیارت کرے، (10) والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح و تَقْویٰ اور عقیدۂ حَقَّہ (دُرُست عقائد) کی طرف لانے کی کوشِش کرے۔ اَلْغَرَض اگر ساری زِندگی والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔ (خزائن العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ:۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم و توقیر کرنے کی تَرغِیب دِلائی گئی ہے اِسی طرح احادیثِ مُبارَکہ میں بھی کئی مقامات پر والِدَین کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم اور اُن کی شان و عظمت کو بَیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ تَرغِیب 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

(1) فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر نَظر کے بدلے حجِّ مَبرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اللہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۱۸۶/۶، حدیث: ۷۸۵۶) یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۴، حصہ ۱۶)

(2) فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ (Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرض کی: **وَاِنۡ ظَلَمَاهُ**؟ اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرْشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ اللسان... الخ، ۶/۲۰۶، حدیث: ۷۹۱۶)

(3) ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، رقم: ۳۶۶۲، ۴/۱۸۶)

(4) ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ اُس نے عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**، اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: تمہارا باپ۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من احقّ الناس بحسن الصحبۃ، ۴/۹۳، حدیث: ۵۹۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے **معلوم** ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مَرتَبہ نہایت بُلند و بالا ہے کہ اگر انسان اِنہیں راضی رکھے تو اُس کی دُنیا و آخِرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی **معلوم** ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، ماریں یا بیزار ہو کر گھر سے نکال دیں تو اُسے چاہئے کہ وہ ماں باپ کو قُصوروار ٹھہرانے کے

بجائے اپنے ضمیر کو یُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلَطی ہو گی۔ اگر میں اُنہیں راضی رکھتا اور اُن کا غلام بن جاتا تو آج مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں، بَھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔ نیز آخری حدیث سے یہ پتہ چلا کہ ماں کا حق باپ کے مقابلے میں زیادہ ہے، ماں اولاد کے حسن سلوک کی باپ کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جن کے والِدَین زندہ ہیں وہ سوچیں کہ کیا ہم اپنے والِدَین کے حُقُوق پُورے کرتے ہیں؟ کیا ہمارے والِدَین ہم سے راضی ہیں، کیا ہم اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتے ہیں؟ کیا ہم اُن کا ہر جائز حکم مانتے ہیں، کیا ہم اُن سے لڑتے جھگڑتے تو نہیں؟ کیا ہم اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتے؟ کیا ہم اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتے؟ کیا اُن کے کام کرتے وقت ہماری پیشانی پر بَل تو نہیں آتے؟ کیا اُن کی ڈانٹ پڑنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتے؟، کیا اُن کے خرچہ مانگنے پر ہم حیلے بہانے تو نہیں کرتے؟ کیا ہمیں دیکھ کر ہماری والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے؟ کیا ہم اپنی ماں کا ادب واِحْتِرام بجالاتے ہیں؟ کیا ہم اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں؟۔

یاد رکھئے! ماں کی دعا بہت جلد قَبُولِیَّت کی مِعْرَاج کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ماں کی دُعا (اَولاد کے لئے) جلد قبول ہوتی ہے۔ عَرض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابَلے میں زِیادہ مہربان (Kind) ہوتی ہے اور رَحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (طبقات الشافیۃ الکبری للسبکی، ۶/۳۱۷)

آیئے! ہم بھی ماں کی دعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل چند مزید واقعات سُنتے ہیں اور ماں کی دعائیں لینے والے کام کرنے کی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے ”سَمُنْدَرِی گنبد“ صَفْحہ نمبر 7 پر بَیان فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غَفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قَصّاب (گوشت فروش) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں اُس قَصّاب (گوشت فروش) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجُود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قَصّاب (گوشت فروش) اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد وعورَت تھے۔

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ (Smile) پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقْت اِنتقال کر گئے۔ قَصّاب واپَس آیا تو زَنْبِیْل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعاملہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دَست بوسی کرکے عَرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام معلوم ہوتے ہیں! فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑگڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ ”ہمیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا“۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہونگے۔ قصّاب (گوشت فروش) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھا لیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: ”میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ساتھی بنانا۔“ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔ (سمندری گنبد، ص ۷ ملخصًا)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کو **"عَتِیق"** کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی وِلادت ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گِڑگِڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرما دے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیق کہا جانے لگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۲)

ماں کا ادب

سلطانُ العارفین، حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، عارفین کے امام اور زمانے کے غوث تھے 160 ہجری میں بسطام (صوبہ سمنان) ایران میں پیدا ہوئے، آپ تقویٰ و پرہیز گاری، حُسنِ سلوک، ہمدردی عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، آپ کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو اللہ کریم کے خوف کے سبب آپ کے سینے کی ہڈّیوں سے چرچراہٹ کی آواز نکلتی یہاں تک کہ لوگ اس آواز کو سنتے تھے۔ 15 شعبان المعظم 261 ہجری میں آپ نے وصال فرمایا اور آج بھی آپ کا مزارِ پُر انوار بسطام میں ہے۔ (طبقاتِ صوفیہ، ۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۷۰، ۷۶، ۶۵ ملتقطا) آیئے! آپ کی والدہ کے ادب سے متعلق ایک واقعہ سنئے۔

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں گلاس بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا گلاس لئے اِس اِنتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور گلاس سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے گلاس پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی گلاس سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا

ماجَرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص۴)

عظیم ماں

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری مطابق 1903ء میں پیدا ہوئے اور یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء میں وصال فرمایا۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والدِ ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے۔ ذِکر و اَذْکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُ اللہ کرتے تھے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰) آپ کی عظمت و بُزرگی میں آپ کی والدہ کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا۔ آپ کی والِدہ مُحْتَرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالِک ہوگا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے اور دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قَبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو سردار بنا دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰ ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا! ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے کیسے مبارَک اَثَرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک گوشت فروش نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں اللہ پاک کے نبی **حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام** کا پڑوس عطا ہونے کی خوشخَبری سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحَدِّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو **دِین و دُنیا کی سرداری** عطا ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اپنی ماں کی خدمت گزاری کر کے اُسے راضی

رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہوجائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں دُعائیں کریں کہ "ربِّ کریم! میری اَولاد کو حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی، عالِمِ باعمل اور مفتیِ دعوتِ اسلامی بنادے، ان کو دونوں جہاں میں کامیابیاں عطا کردے، اِنہیں بِلا حساب وکتاب جنّت میں داخِل فرمادے، اِن سے ہمیشہ کے لئے راضی ہوجا" وغیرہ۔ تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے رہیں گے، اُن کی نافرمانی سے بچیں گے، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گے، اُن کے سامنے آواز دِھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گے، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جُملوں پر صَبْر کریں گے، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گے، اپنی حَیْثِیَّت کے مطابِق ان کی بہتر سے بہتر کفالت کریں گے، ماں باپ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھیں گے، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گے، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گے، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے کی کوشش کریں گے، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گے، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بد قِسمتی کے ساتھ، **علمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسے نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو **ماں باپ کی خوشی** پر اپنی خوشی قربان کرنے کے بجائے **اپنی نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو داؤ پر لگا دیتے ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز وناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً **اولاد** جوان ہوجائے اور کسی وجہ سے **شادی** میں تاخیر ہورہی ہو تو بسا اوقات نادان اولاد دُوسروں سے ماں باپ کی شکایت کرتی ہے کہ دیکھیں میری اب **شادی کی عمر** ہوگئی ہے، یہی عمر تو **جوانی کی بہاریں** دیکھنے کی ہے، اب بھی اگر میری شادی نہ ہوئی

تو کیا بُڑھاپے میں شادی کروں گا؟ میرے ماں باپ کو میری فِکر ہی نہیں، **آخر ان کو کون سمجھائے!!!**

کوئی کہتا ہے! میں نے فُلاں جگہ ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، جو میں جانتا ہوں، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

کوئی کہتا ہے! میرے دوست کے پاس تو **قیمتی موبائل** ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

کوئی کہتا ہے! میرے **اسکول/کالج کے طلبہ** (Students) **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتے ہیں، **آزادانہ** گُھومتے پھرتے ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کوئی جذبات ہیں، کیا میں صِرف **گھر کی چاردِیواری** ہی میں قید رہوں؟

کوئی کہتا ہے! میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، میرے سادہ لباس کی وجہ سے ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔

اے کاش! اے کاش! کہ ہم اپنے ماں باپ کے **جذبات** کو سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں، ذرا غور کریں، وہ کون سے ایسے ماں باپ ہوں گے جو اولاد کی خوشیاں نہ دیکھنا چاہتے ہوں، ماں باپ ہمیشہ اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتے ہیں، اپنی لاڈلی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض اوقات حالات اِجازت نہیں دیتے، کسی کا بوڑھا باپ آرام کرنے کے بجائے اب بھی **مزدوری** کرکے اپنے گھر کا گزر بسر چلا رہا ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کس طرف چل پڑے ہیں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال (Missuse) نے ہمیں اِس قدر **مفلوج** کرکے رکھ دیا ہے کہ ہماری سوچ ہی بدل گئی، ہمارے دِل سے **ماں باپ کی قدر و منزلت** ہی جاتی رہی، ارے ایسی دوستی، ایسی بیٹھک پر تُف ہے جو ہمیں ماں باپ کے قدموں سے دُور کرکے مُعاشرے کی گندگیوں کے ڈھیر میں پھینک دے، **خدارا ہوش کیجئے!**

اے اللہ! ہمیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جنّت کے ساتھی اُس گوشت فروش کا صدقہ نصیب کر دے، **اے اللہ!** ہمیں حضرت **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا صدقہ ماں باپ کا فرمانبردار بنادے، اے اللہ حضرت **بایزید بسطامی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں ماں باپ کا **حقیقی خدمت گزار** بنادے، اے اللہ! **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیشہ **ماں باپ سے دُعائیں** لینے والا بنادے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور اُمید ہے کہ سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، اِس پُرفتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، قربان جاؤں اللہ کے ولی، بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت پر کہ جن کی مدنی تربیت سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہو گی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہو گئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہو گی۔

آیئے! ہم بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، **نیک اعمال** کے رسالے کو پُر (Fill) کرنے کی عادت بنالیں، **مدنی قافلوں کے مُسافر** بن جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کر کے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ "12 دینی کاموں" کے لیے اپنے آپ کو

پیش کریں، ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں۔

یقیناً ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے البتّہ ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً داڑھی منڈوادو وغیرہ تو اِس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں، چنانچہ

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِالله۔ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِیَّتِ خالِق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مثلًا ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعامَلے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعامَلے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (سمندری گنبد، ص ۲۱)

والِدَین داڑھی مُنڈوانے کا حکم دیں تو نہ مانے

(شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) **معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا**

حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پَیرْوِی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مثلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے کا کہیں تو اُن کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان ومنّان کے ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہو گئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہو گا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہو گی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہو چکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔ (سمندری گنبد، ص ۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 56 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سے آگاہی حاصِل کرنے، اُن کی خدمت گزاری کا جذبہ بڑھانے، اُن کی دُعاؤں کا حقدار بننے اور اُنہیں راضی رکھنے کے طریقے جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اور نیک اعمال کا رسالہ پُر (Fill) کرنے کی عادت بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ماں باپ کی خدمت و فرمانبرداری کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔ شیخِ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 56 یہ ہے کہ کیا آج ماں باپ کا ادب و احترام بجالائے؟ (اُن کی کہی ہوئی بات شریعت کے مطابق ہو تو ماننا، اُن کا ہاتھ چومنا اُن کی آواز سے اپنی آواز دھیمی رکھنا وغیرہ وغیرہ) یہ ایسا پیارا "نیک عمل" ہے کہ اگر ہم اِس پر عمل کریں تو ہم اپنے والدین کا فرمانبردار بننے میں کامیاب ہو جائیں گے یاد رکھیئے! اگر والدین ہم سے راضی ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ، اللہ پاک بھی ہم سے راضی ہو جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بد دُعا بھی مقبول ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب ہماری والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا وہ ہمارے لئے بد دُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بد دُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر یہ ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بد دُعا کر دے تو ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقَدَّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صَفْحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدِّین دَمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فِرقے کا ایک عالِم گزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکِشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بد دُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چِڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتِّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دَرْدِی سے کھینچی تو چِڑیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ پاک تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد تَحْصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اِثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخِر

ٹانگ کٹوانی پڑی۔(اور یُوں ماں کی بد دُعا رنگ لائی)(حیاۃُالحیوان الکبریٰ، ۲/ ۱۶۳)

پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتیاناس (سَت۔تیا۔ناس) جائے، تُو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ بد دُعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان قابُو میں رکھنی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولِیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قَبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ "کُچھ" ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن (Tension) میں آجائے! لِہٰذا اَولاد کو صِرف دُعائے خَیر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسِب ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی علمِ دین پھیلانے کے لئے 80 سے زائد مختلف شعبہ جات میں دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے انہیں شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ"** بھی ہے۔ نابینا، گونگے اور بہرے اسلامی بھائی علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دور ہونے کی وجہ سے بسا اوقات ضروری معلومات سے محروم رہتے ہیں، معاشرے کے ان افراد میں علمِ دین پھیلانے کے لئے یہ شعبہ کئی شہروں میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں نابینا، گونگے اور بہرے اسلامی بھائیوں کے حلقے لگاتا ہے۔ بڑی راتوں (بارہویں شریف، گیارہوں شریف، شبِ معراج، شبِ برأت وغیرہ) میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات اور رَمَضانُ الْمبارَک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی ان کی اصلاح وتربیت کی جاتی ہے۔ جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کا سلسلہ ہوتا ہے نیز بریل (Braille) لینگوئیج میں نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے رسائل کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیت کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! نیت کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات" یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱) (2) فرمایا: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆ عملِ خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جارہا ہو۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ نیت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے (بہارِ نیت، ص۱۰)

﴿اعلان﴾

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

نیت کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف:

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ کریم پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 01 دسمبر 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

چھینکنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (بہارِ نیت، ص ۱۱) ☆ دل میں نیت نہ ہو تو زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہوگی۔ (بہارِ نیت، ص ۱۰) ☆ جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی، نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ رُک کر موقع کی مناسبت سے نیتوں کے لئے یکسو

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہو جانا مفید ہے۔(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳ ملتقطا) ☆نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳ ملتقطا) ☆حضرت نعیم بن حماد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے نیتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے۔(تنبیہ المغترین، ص ۲۵) ☆حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بندے کو اچھی نیت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆والدین کے لئے قرآنی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "والدین کے لئے قرآنی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (پ:۱۳، ابراھیم: ۴۱)

ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے

یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ”مَرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰه پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللّٰه کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰه بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ

ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد